اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

مصنف

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی

باہتمام: سید شاہ تراب الحق قادری

برکاتی پبلشرز
۱۲۳- چھاگلہ اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر۲

علامہ غلام رسول سعیدی

استاذ شعبۂ حدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی

59504

اہلسنّت وجماعت کون ہیں

اہلسنّت وجماعت اس ملک کی غالب اکثریت کا نام ہے جس کو سوادِ اعظم سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور مسلک اہلسنت وجماعت کے حامل عرف عام میں سُنّی کہلاتے ہیں۔ لیکن عام لوگ نہیں جانتے کہ اہل سنت وجماعت کیوں کہتے ہیں۔ اور دوسرے فرقوں کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ وہ کب سے اور کیسے وجود میں آئے۔ ان کا تاریخ میں کیا مقام ہے؟

اہلسنت وجماعت اور دوسرے فرقوں کے درمیان حد فاصل کیا ہے مسلمانوں کی جماعت عامہ سے ہر دور میں کچھ لوگ نئے عقائد بنا کر سوادِ اعظم سے کٹ کر ایک فرقہ کی شکل اختیار کرتے رہے۔ ان میں سے مشہور فرقے کون سے ہیں اس مضمون میں اختصار کے ساتھ ان تمام باتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی۔

سعیدی

اہل سنت وجماعت کا عنوان قرآن کی روشنی میں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جب دین متین کو لے کر آئے۔ اللہ عز وجل نے اس دین کو قیامت تک کی نسل انسانی کے لئے لازم قرار دیدیا اس دین متین کا نام اسلام رکھا اور صاف اعلان فرمادیا:۔

ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کریگا اس کا وہ اختیار کردہ دین ہرگز ہرگز بارگاہ الوہیت میں مقبول نہ ہوگا۔

Marfat.com

اختیار کرے گا۔ اس کا وہ اختیار کردہ دین ہرگز ہرگز بارگاہ الوہیت میں مقبول نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کو روئے زمین کے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور آپ نے تمام دنیا والوں کو اسلام کی دعوت دی، جو لوگ سلیم الفطرت تھے انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور جو شقی القلب تھے انہوں نے اس دعوت کو رد کر دیا۔

اسلام کیا ہے؟ اس کی آسان اور سادہ تعبیر یہ ہے کہ حضور نے جو کچھ دیا وہ اسلام ہے جس کام کو دیکھ کر اس سے منع نہ کیا وہ اسلام اور جس کام سے روک دیا وہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کا تم کو حکم دیں اس پر عمل کریں۔ اور جس کام سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔

نیز فرمایا:-

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم

اے محبوب ان سے فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع اور پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اس حکم کی مزید تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا:-

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے نظام حیات کے ہر شعبہ امور پر عمل کے لئے کامل ترین نمونہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نگاہ نبوت سے تربیت پائی۔ فیضان رسالت سے اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھالا۔ خاندانی روابط، دینی الفت، اولاد کی محبت، مال و دولت اور وطن سے تعلق کوئی چیز ان کے لئے رسول اللہ کی اطاعت کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکی۔ ہر امتحان اور ہر ابتلا میں وہ کامیاب اور سرخرو رہے۔ ان کی اطاعت اور اتباع اللہ کی بارگاہ میں اس درجہ مقبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے صحابہ کرام کے چلن اور ان کے طرز زندگی کو معیار حق قرار دیا۔ اور ان کے اتباع پر اپنی رضامندی اور فوز و فلاح کو موقوف فرمایا۔

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنات تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم ط

Marfat.com

جن لوگوں (صحابہ کرام) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اور آپ کی نصرت میں پہلے پہل اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جو (بعد میں آنے والے) لوگ ان (یعنی صحابہ کرام) کی طریقہ سے اتباع کریں گے ان سب سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ عظیم ترین کامیابی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے واشگاف طریقہ سے بتلا دیا ہے کہ اگر بعد کے مسلمان فوز و فلاح، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا یہ طریقہ ہے کہ صحابہ کرام کی اتباع بالالتزام کریں۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کا خلاصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور جماعت صحابہ کے طریقہ سے وابستگی ہے اس لئے قرآن کریم کی روشنی میں درحقیقت مسلمان کہلانے کا وہی مستحق ہے جو سنت رسول اور جماعت صحابہ کے طریقہ سے وابستہ ہو یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی صحیح تعبیر اور تشریح اہل سنت وجماعت ہے یعنی وہ لوگ جو حامل سنت رسول ہوں اور جماعت صحابہ کے طریقہ پر گامزن ہوں۔

اہل سنت وجماعت کا عنوان حدیث کی روشنی میں :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بکثرت احادیث طیبہ میں آنے والی نسلوں کو سنت رسول اور جماعت صحابہ کے ساتھ وابستہ اپنے کو معیار حق اور حاصل اسلام قرار دیا ہے چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم لوگ اختلاف کثیر دیکھو گے اس موقع پر تم میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کو لازم کر لینا اس طریقہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا۔

اسی حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت فرما دی ہے کہ اختلاف کے مواقع میں صاف صحیح اور صریح ہدایت صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور جماعت صحابہ کی اتباع اور پیروی میں منحصر ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ اور امام ترمذی متوفی ۲۷۹ھ سے اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی اور ان میں سے ایک فرقہ کے سوا سب جہنمی ہوں گے صحابہ کرام نے پوچھا حضور وہ کون سا فرقہ ہوگا آپ نے فرمایا جو میری سنت کا حامل اور میرے صحابہ کے طریقہ سے وابستہ ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا نگاہ رسالت میں مسلمانوں کے متعدد فرقوں اور گروہوں میں وہی فرقہ راشدہ اور مرشدہ ہے جو اہل سنت وجماعت ہے۔ اور بالخصوص سنت کے عنوان پر یہ دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

امام بخاری متوفی ۲۵۶ھ اور امام مسلم متوفی ۲۶۱ھ اپنی اپنی اسانید سے بیان کرتے ہیں۔
عن انس بن مالک ...... من رغب عن سنتی فلیس منی
جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔
اور بالخصوص صحابہ کرام کے طریقہ کی اتباع یعنی عنوان جماعت پر یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔
محدث رزین بن معاویہ متوفی ۵۲۵ھ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ......
ید اللہ علی الجماعۃ۔
حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ بیان فرماتے ہیں۔
عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... علیکم بالجماعۃ والعامۃ۔
حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ وابستگی لازم رکھو اور امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... ثنتان وسبعون فی النار وواحد فی الجنۃ وھی الجماعۃ
حضرت معاویہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر فرقے جہنمی ہوں گے اور ان میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور وہ فرقہ جماعت ہے۔
الحمد للہ العزیز آفتاب سے روشن تر طریقہ سے ثابت ہوگیا کہ مسلک اہل سنت وجماعت کا عنوان کتاب وسنت کے موافق اور رسول اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات۔

Marfat.com

گرامی کے عین مطابق ہے۔

سنت کی تشریح

مسلک اہل سنت وجماعت کی توضیح اور تشریح کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے مفہوم کی وضاحت کر دی جائے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ سنت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والمراد بالسنۃ الطریقۃ المسلوکۃ فی الدین و شرائع الاسلام و لو کانت۔ (رضاد و اجبار المعات۔ ج ۱ ص ۲۳۲)

سنت سے مراد وہ راستہ ہے جو دین میں مقرر کر دیا گیا جس کو شریعت اسلام سے تعبیر کیا جاتا ہے عام ازیں کہ وہ فرائض ہوں یا واجبات۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے عمل کے لئے جس راہ کو متعین کر دیا ہے اس راہ کو سنت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس تعریف میں تعین عمل کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ اس قید سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال خارج ہو گئے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کے احکام یا اعمال سے منسوخ کر دیا مثلاً نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین، آمین بالجہر یا صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا وغیرہا اور ہمارے عمل کے لئے اس لئے کہا ہے کہ اس تعریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال خارج ہو جائیں جو حضور کی خصوصیات ہیں اور ہمارے لئے جائز نہیں مثلاً تہجد کی فرضیت، صوم وصال، بیک وقت نو ازواج مطہرات کا نکاح میں رکھنا وغیرہ۔ سنت کی وضاحت کے بعد یہ بھی جان لینا چاہئے کہ حدیث کا مفہوم ہے حدیث کا اطلاق۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول، فعل اور حال پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماضی اور مستقبل کی جو خبریں دی ہیں وہ بھی حدیث ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں شراب پینے کو مباح رکھا وہ بھی حدیث اور بعد میں منع فرما دیا وہ بھی حدیث ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خصوصیات ہیں وہ سب بھی احادیث ہیں۔

اس تشریح سے واضح ہو گیا کہ ایک مسلمان عامل سنت تو ہو سکتا ہے کیونکہ سنت کا مفہوم ہی یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے لیکن ایک مسلمان کبھی بھی عامل بالحدیث نہیں ہو سکتا کیونکہ احادیث میں پچھلی امتوں کے اعمال بھی بیان کئے گئے ہیں جن میں سے بعض پر عمل کرنا جائز نہیں ہے احادیث میں وہ اعمال بھی بیان کئے گئے ہیں جن کو بعد میں منسوخ کر دیا۔ مثلاً حدیث میں نماز میں گفتگو

Marfat.com

کرنے کا بھی ذکر ہے اور سکوت کا بھی اور ظاہر ہے کہ دونوں حدیثوں پر عمل نہیں ہو سکتا اسی طرح احادیث میں حضور کی خصوصیات کا بھی ذکر ہے اور ان پر ہمارے لئے عمل کرنا مشروع نہیں ہے
اس تفصیل سے آفتاب نیم اندر سے زیادہ واضح ہو گیا کہ تمام احادیث پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے البتہ تمام سنن پر عمل کرنا ممکن ہے اس لئے ایک مسلمان اہلسنت تو ہو سکتا ہے اہل حدیث کبھی نہیں ہو سکتا ہے یہی سبب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں حدیث پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ احادیث کو دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے مثلاً فرمایا فیبلغ الشاهد الغائب (بخاری) مجھ سے حدیث سننے والا بعد والوں کو میری احادیث پہنچا دے اس کے برخلاف سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے مثلاً فرمایا۔

علیکم بسنتی (ترمذی) میری سنت پر عمل کو لازم رکھو

من رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری) جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میری امت میں سے نہیں ہے

من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا (الحدیث ترمذی) جس شخص نے میری کسی ایسی سنت پر عمل کر کے اس کو زندہ کیا ہو جس کو لوگ ترک کر چکے ہوں تو اس سنت پر عمل کرنے والے بعد کے تمام لوگوں کا اجر ملے گا اور اس کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی۔

بہر حال روایت اور روایت ہر دو طریق سے واضح ہو گیا کہ ایک مسلمان اہل سنت تو ہو سکتا ہے لیکن اہل حدیث کسی حال میں نہیں ہو سکتا۔

استدراک

بعض کتب حدیث یا شرح کتب حدیث یا موضوع حدیث سے متعلق کسی بھی کتاب میں اہلحدیث کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ اس لفظ سے یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو کہ اہل حدیث کسی مسلک کا عنوان ہے یا اس کے حاملین کا نام ہے بلکہ اس جگہ اہل حدیث سے حضرات محدثین مراد ہیں یعنی وہ لوگ جو مشتغل بالحدیث ہوتے ہیں۔ اس قسم کی کسی کتاب میں لفظ اہل حدیث سے عامل بالحدیث مراد نہیں ہوتا بلکہ لفظ اہل حدیث سے مشتغل بالحدیث ہی مراد ہوتا ہے۔

مسلک اہل سنت وجماعت کی خصوصیات:

متکلمین نے بیان کیا ہے کہ عقائد کی دو قسمیں ہیں عقائد قطعیہ اور عقائد ظنیہ

Marfat.com

اس اعتبار سے حضرات اہل سنت وجماعت کی اصول وفروغ میں جو خصوصیات ہیں ان کا یہاں مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

عقائد قطعیہ

اللہ عزوجل کی ذات کو وجوب وجود لااستحقاق عبادت اور استقلال بالصفات میں واحد بلاشریک ماننا اللہ تعالیٰ کی صفات کے لیے حسن وکمال کو واجب اور نقص اور عیب مثلاً کذب اور جہل کو محال ماننا یہ ماننا کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں وہ کسی فعل پر جواب دہ نہیں اس کا نیکوکاروں کو ثواب عطا فرمانا محض اسی کا فعل ہے اور عذاب دینا اس کا عدل ہے۔

تمام فرشتوں، کتابوں، انبیاء اور رسل پر ایمان لانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا، قیامت، حشرونشر اور جزا سزا پر ایمان رکھنا۔ مرتکب کبیرہ کو مسلمان اور قابل عفو سمجھنا انبیاء اور ملائکہ معصوم ہیں۔ ان کے سوا کسی کی عصمت ثابت نہیں۔

عقائد ظنیہ

انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت، حضور کا تمام انبیاء سے افضل ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے تمام اعمال پر گواہ ہونا (جس کو حاضر وناظر سے تعبیر کیا جاتا ہے) حضور پر نور کا اطلاق کرنا حضور کا سایہ نہ ہونا، حضور کو شرعی اور تکوینی امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوض کیا جانا، حضور کو ما کان وما یکون کا عالم جاننا جوائج اور مشکلات میں حضور سے استمداد اور یا رسول اللہ کہنے کو جائز سمجھنا، حضور سے دنیا اور آخرت میں طلب شفاعت کو جائز سمجھنا حضرت ابوبکر کی تمام صحابہ پر افضلیت اور خلفاء راشدین کی خلافت علی الترتیب کو حق اور فضیلت کا معیار سمجھنا۔ خلافت کے تقرر کو حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق جائز سمجھنا۔

موزوں پر مسح کرنا، تمام صحابہ ازواج مطہرات، آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سادات کرام اور اولیاء اللہ کا تعظیم سے ذکر کرنا۔ اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنا۔ ان کے توسل سے دعا مانگنا ایصال ثواب کی مختلف صورتیں مثلاً سوئم، چہلم، عرس وغیرہ کو بطور استحباب کرنا حضور کے ذکر کو بعنوان میلاد شریف بطور استحسان کرنا۔ پنج وقتہ نمازوں اور جمعہ کے بعد استحبابا صلوٰۃ والسلام پڑھنا وغیرہ محاسن الاعمال النوعیتہ۔

Marfat.com

آئمہ اربعہ کا اختلاف

امام ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ، امام مالک متوفی ۱۷۹ھ امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ امام احمد بن جنبل متوفی ۲۴۱ھ یہ تمام آئمہ کرام مسلک اہل سنت وجماعت کے حامل تھے سواد اعظم کی اکثریت انہیں کے ساتھ تھی۔ مذکورہ الصدر اصول اور فروع میں یہ تمام آئمہ متفق تھے بعض فقہی جزئیات میں ان آئمہ کرام کا اختلاف تھا یہ اختلاف بالکل نیک نیتی کے ساتھ تھا یہ وہی اختلاف ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اختلاف امتی رحمۃ۔

اس اختلاف کا ایک عام سبب یہ تھا کہ ہر امام کا ایک الگ اصول تھا مثلاً ایک مسئلہ میں اگر متعدد، مختلف اور متعارض احادیث وارد ہوں تو اس صورت میں امام شافعی قوت سند کے اعتبار سے فیصلہ کرتے ہیں، امام مالک اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جس پر اہل مدینہ کا تعامل ہو امام احمد بن جنبل ایسی صورت میں متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ ایسی صورت میں تمام متعارض احادیث کو سامنے رکھ کر منشاء رسالت تلاش کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ایسی صورت اختیار کرتے ہیں جس میں تمام متعارض احادیث جمع ہو جائیں، ہر حدیث کا الگ الگ محل متعین ہو جائے۔

اسلام کے متعدد مشہور فرقے

حضرت علی کے دور خلافت کے اوائل میں تمام ملت اسلامیہ ایک مرکز اور ایک مسلک پر جمع تھے اور یہ تمام حضرات مسلک اہل سنت وجماعت کے حاملین تھے۔ بعد میں پھر لوگ نئے عقائد کو وضع کرکے اہلسنت سے علیحدہ ہوتے رہے۔

خوارج :- جنگ صفین کے زمانہ میں جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے دو آدمیوں کو حکم مقرر کرنے پر راضی ہو گئے اس زمانہ میں حضرت علی کے حامیوں میں سے ایک گروہ اس بات پر بگڑ گیا اور کہنے لگا کہ خدا کے بجائے انسانوں کو فیصلہ کرنے والا مان کر آپ کافر ہو گئے اس کے بعد ان لوگوں کے مزاج میں بتدریج شدت آتی گئی یہ لوگ خوارج کہلائے ان کے خاص خاص نظریات یہ ہیں۔

(۱) ان لوگوں کے نزدیک حضرت عثمان اخیر عہد میں عدل وانصاف سے منحرف ہو گئے۔ حضرت علی مرتکب کبیرہ ہوکر کافر قرار پائے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شامل ہونے والے لوگوں کو یہ گناہ

Marfat.com

عظیم کا مرتکب جانتے تھے۔

(۲) ان کے نزدیک جو مسلمان گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور بلا توبہ مر جائے وہ کفر پر مرا۔

(۳) یہ لوگ قانون اسلامی کی اساس صرف قرآن کریم کو جانتے تھے اور حدیث کو حجت نہیں مانتے تھے۔

(۴) خوارج اپنے سوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر گردانتے تھے ان کے قتل کو جائز اور ان کا مال لوٹنا مباح سمجھتے تھے۔

شیعہ: حضرت علی کے حامی ابتداً شیعان علی کہلاتے تھے لیکن یہ لوگ بتدریج اہلسنت و جماعت کے عقائد سے نکل کر ایک الگ فرقہ کی شکل اختیار کر گئے ان کے مخصوص عقائد درج ذیل ہیں۔

(۱) امام (خلیفہ) کا مقرر کرنا امت کے انتخاب کی طرف مفوض نہیں ہے بلکہ رسول کا فرض ہے کہ وہ امام کو مقرر کر کے جائے۔

(۲) ان کے نزدیک امام کا معصوم ہونا ضروری ہے ہر امام پر لازم ہے کہ وہ اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کرے۔

(۳) حضرت علی کو وہ امام معصوم اور منصوص جانتے ہیں اور خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو باطل اور ان کو غاصب قرار دیتے تھے۔

(۴) چند صحابہ کے سوا باقی تمام صحابہ کو کافر، مرتد اور منافق خیال کرتے اور ان کو سب و شتم کرنا عبادت گردانتے ہیں۔

(۵) شیعہ حضرات کے بہت سے فرقے ہیں ان میں سے بعض قرآن کریم میں تحریف کے معتقد ہیں۔ شعیہ حضرات سواد اعظم اہل سنت کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز کو جائز نہیں سمجھتے۔

مرجیہ: خوارج اور روافض کے انتہائی متضاد نظریات کے برعکس اس کے رد عمل میں ایک تیسرا طرز فکر پیدا ہوا یہ لوگ بھی مختلف نظریات اختیار کر کے سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے علیحدہ ہو گئے ان کے عقائد اس قسم کے تھے۔

(۱) ایمان صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا نام ہے۔

(۲) نجات کا مدار صرف ایمان پر ہے کسی قسم کی معصیت مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی صرف شرک سے مجتنب ہونا اور ایمان پر مرنا مغفرت کے لئے کافی ہے۔

معتزلہ: دولت عباسیہ کے اوائل میں عرب اور عجم کی آویزش اور یونانی علوم کے عربی میں منتقل ہونے کے نتیجہ میں فرقہ معتزلہ کا ظہور ہوا اس فرقہ کے بانی واصل بن عطا متوفی ۱۳۱ھ اور

Marfat.com

عمرو بن عبید متوفی ۱۴۵ھ تھے ان کے عقائد کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ انسان کے حق میں جو کام مفید ہو وہ کرے۔

(۲) انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے۔

(۳) تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔

(۴) قرآن کریم مخلوق ہے۔

(۵) گناہ کبیرہ کے لئے شفاعت جائز نہیں۔

(۶) ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں۔

(۷) عذاب قبر اور حساب و کتاب کا ماننا بکث ہے۔

(۸) جنت اور دوزخ کو ابھی پیدا نہیں کیا گیا۔

(۹) اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہ صالحین کو ثواب عطا کرے۔

(۱۰) جو شخص گناہ کبیرہ کرے اور بلا توبہ مر جائے وہ مسلمان نہیں ہے۔

ظاہریہ (غیر مقلدین)

اس فرقہ کے بانی ابو سلیمان داؤد بن علی بن خلف الاصبہانی المعروف بالظاہری تھے۔

داؤد ظاہری ابتداً امام شافعی کے حامی تھے بعد میں انہوں نے اپنا ایک مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد یہ ہے کہ وہ ظاہر کتاب و سنت پر عمل کرتے ہیں اگر نص نہ ملے تو اجماع پر عمل کر لیتے ہیں اور قیاس کے مطلق قائل نہیں ہیں۔

داؤد ظاہری بعض فقہی مسائل میں جمہور سے منفرد ہیں مثلاً

(۱) طلاق صرف تین لفظوں سے واقع ہوتی ہے۔ طلاق، اور فراق

(۲) تین طلاقیں بیک وقت دی جائیں تو وہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

(۳) اگر کوئی شخص بیوی کی غیر موجودگی میں اسے طلاق دے تو واقع نہیں ہوگی۔

داؤد ظاہری کے پیروکاروں میں آہستہ آہستہ شدت آ گئی حتیٰ کہ بعد میں غیر مقلد حضرات علی الاعلان تقلید شخصی کو حرام کہنے لگے۔

وہابیہ :-

یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ھ مسیلمہ کذاب کی جائے پیدائش علاقہ میں پیدا ہوئے ان کے مزاج میں بہت شدت تھی انہوں نے اپنے زمانے کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ چھ سو سال قبل سے یہ امت کفر اور شرک میں مبتلا ہے جس شخص سے بیعت لیتے

Marfat.com

اس سے اقرار کراتے کہ وہ بھی کافر ہے اور اس کے آباؤ اجداد بھی کفر پر مرے۔ انہوں نے صحابہ کرام کے مزارات منہدم کرا دے اور ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی چنانچہ علی طنطاوی متوفی ۱۳۵۸ھ نے لکھا ہے امام محمد فلوہ صاحب الدعوۃ التی عرفت بالوھابیہ محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی نے جس تحریک کی طرف دعوت وہ عرف عام میں وہابیت کہلائی۔

اس مذہب کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء اور رسل کے وسیلہ سے دعا مانگنا کفر ہے۔

(۲) یا رسول اللہ کہنا اور انبیاء اور رسل سے استمداد کرنا شرک ہے۔

(۳) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا جائز ہے وہ اسلام سے خارج ہو گیا اور اس شخص کو قتل کرنا اور اس کے اموال کو لوٹنا جائز اور مباح ہے۔

اسماعیل دہلوی متوفی ۱۸۳۱ء مسلکا غیر مقلد تھے انہوں نے ہندوستان میں شیخ نجدی کے افکار کو پھیلایا چنانچہ مرزا حیرت دہلوی نے لکھا ہے۔

جس نے کسی کام میں فیل ہونے پر افسوس نہیں کیا اور ہمیشہ اپنا کامل بھروسہ خداوند حقیقی پر رکھا، وہ پیارا شہید تھا جس نے ہندوستان میں عبدالوہاب کی طرح شریعت محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا۔ (حیات طیبہ ص ۲۸۵)

چنانچہ ہندوستان کے تمام غیر مقلدین نے مسلک وہابیہ کو اپنا لیا اور اب یہ لوگ اپنے آپ کو خود وہابیہ سے تعبیر کرتے ہیں چنانچہ ہندوستان کے مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے مسلک کی وضاحت میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام انہوں نے ترجمان وہابیہ رکھا۔

دیوبند:۔

قاسم نانوتوی دیوبندی نے ۱۲۸۳ھ میں مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھی۔ نانوتوی صاحب رشید احمد گنگوہی کے شاگرد تھے اور اسماعیل دہلوی کے افکار سے متاثر تھے۔ اس لئے ان کا وہابی عقائد سے متاثر ہونا ناگزیر تھا ان کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت اور محبت کے سبب آپ کی عظمت کے اظہار کے لئے جس قدر مستحبہ کام کئے جائیں یہ ان سب کو بدعت سیئہ قرار دیتے ہیں۔

(۲) سواد اعظم اہلسنت وجماعت کی اقتدا میں نماز کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

(۳) فروع میں بالعموم مسلک حنفی کی پیروی کرتے ہیں لیکن بعض جزئیات میں غیر مقلدین کے ہم نوا

Marfat.com

ہیں مثلاً غائب کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں۔ اقامت کے وقت حی علی الصلوٰۃ تک بیٹھنے کا انکار کرتے ہیں اسی طرح اذان کے بعد تثویب کے بھی قائل نہیں ہیں۔

جماعت اسلامی

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی ہیں ان کی کتابوں کے پڑھنے سے یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مودودی صاحب کے سوا کوئی شخص خامیوں سے پاک نہیں ہے اللہ تعالیٰ پر تو خیر مودودی صاحب نے مہربانی فرمائی ہے ورنہ ملت اسلامیہ کے عام افراد سے لے کر انبیاء علیہم السلام تک ہر شخص ان کی تنقید کے نشانے کی زد پر ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں انہوں نے خامیاں تلاش کی ہیں اور ان پر خدا خوفی سے بے نیاز ہو کر تنقید کی ہے۔ البتہ ایک مودودی صاحب کی ذات ستودہ صفات اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے کیونکہ ان کو اپنی ستر سال سے زائد زندگی میں کوئی خامی نظر نہیں آئی جس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے جو بات ایک بار لکھ دی کبھی اس کو غلط تسلیم نہیں کیا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ جو لوگ جماعت اسلامی سے وابستہ ہیں ان کے سامنے آپ انبیاء علیہم السلام میں خامیاں بیان کیجئے ان کے ابرو پر شکن نہیں آئے گی صحابہ کی تنقیص کیجئے ان کو پرواہ نہیں ہوگی مجددین اور اولیاء کرام کی توہین کیجئے وہ سن لیں گے لیکن اگر مودودی صاحب کی کسی کتاب کے ایک فقرہ یا ایک لفظ کو بھی غلط کہا تو وہ آگ بگولا ہو جائیں گے اور آپ سے مناظرہ اور مجادلہ کے لئے فوراً تیار ہو جائیں گے۔

ذیل میں ہم انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام اور خود مودودی صاحب کے بارے میں ان کی بعض عبارتیں پیش کر رہے ہیں۔

(۱) بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر بھی نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ حضرت نوح کی اخلاقی رفعت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ ابھی جان جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے غرق ہوا ہے اور اس نظارہ سے کلیجہ منہ کو آرہا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے تو وہ فوراً اپنے دل کے زخم سے بے پرواہ ہو کر اس طرز فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضی ہے (تفہیم القرآن سورہ ہود)

(۲) نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔

Marfat.com

(رسائل مسائل ج ا ص ۴۳ طبع دوم)

(۳) یا درتو اور لمبا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرہ پیش آتے ہیں۔
چنانچہ حضرت داؤد جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ لاتتبع الھوی
(تفہیمات ج ص ۱۶۱ طبع پنجم)

(۴) یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا۔

(تفہیم القرآن سورۃ ص)

(۵) تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے انتخابات صاف معلوم ہوتے ہیں کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔

(تفہیم القرآن سورۂ یونس)

(۶) حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ ہی کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔

(خلافت وملوکیت ۱۹۷۶ء)

(۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضہ ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔

(خلافت وملوکیت ص ۱۱۶)

(۸) حضرت علی کے بارے میں لکھتے ہیں:-

اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل کرتے چلے گئے جو حضرت عثمان کے خلاف شورش برپا کرنے اور بالآخر انہیں شہید کرنے کے ذمہ دار تھے حتیٰ کہ انہوں نے مالک بن حارث الاشتر اور محمد بن ابی بکر کو گورنری کے عہدے تک دے دیئے۔

Marfat.com

قتل عثمان میں ان دونوں صاحبوں کا جو حصہ تھا وہ سب کو معلوم ہے. حضرت علی نے پورے زمانہ خلافت میں ہم کو صرف یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے. جس کو غلط کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں.

(خلافت وملوکیت ص ۱۴۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کے بارے میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمالیا کہ مودودی صاحب کو ان تمام نفوس قدسیہ میں خامیاں اور غلطیاں نظر آئی ہیں اب یہ بھی دیکھ لیجئے کہ خود اپنی ذات کے بارے میں ان کا کیا نظریہ ہے۔

(۹) خدا کے فضل سے میں کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا اور کہا کرتا ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے تول تول کر کہا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے نہ بندوں کو. چنانچہ میں اپنی جگہ بالکل مطمئن ہوں کہ میں نے کوئی ایک لفظ بھی خلاف حق نہیں کہا۔

(رسائل ومسائل حصہ اول ص ۳۰۶ طبع دوم)

(۱۰) جماعت اسلامی کل پاکستان چار روزہ کانفرنس (۲۵ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء) میں مودودی صاحب نے اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے سب مخلص بھائیوں کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے مجھے کسی مدافعت کی حاجت نہیں ہے. میں کہیں خلا میں سے یکایک نہیں آگیا ہوں. اس سرزمین میں سالہا سال سے کام کر رہا ہوں. میرے کام سے لاکھوں آدمی براہ راست واقف ہیں. میری تحریریں صرف اسی ملک میں نہیں دنیا کے ایک اچھے خاصے حصے میں پھیلی ہوئی ہیں اور میرے رب کی مجھ پر یہ عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو داغوں سے محفوظ رکھا ہے۔

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۶. اکتوبر ۶۳ء)

یہ ہے جماعت اسلامی کی تحریک کا خلاصہ کہ صرف اللہ تعالیٰ اور مودودی صاحب ہی خامیوں اور غلطیوں سے محفوظ ہیں. لہٰذا لوگوں کی تو ان کی نظر میں وقعت ہی کیا ہے۔

ہم نے سابقہ صفحات میں جن مشہور فرقوں کا ذکر کیا ہے خوارج سے لے کر جماعت اسلامی تک یہ سب سواد اعظم اہلسنت وجماعت سے کٹ کٹ کر مختلف گروہوں کی شکل اختیار کرتے رہے بعض فرقے ان میں سے فنا ہو گئے اور بعض کسی نہ کسی شکل میں اب تک موجود ہیں۔

سواد اعظم اہل سنت وجماعت سے علیحدہ ہونے والے فرقہ ہر دور میں اہل سنت وجماعت کو اپنے طعن وتشنیع کا ہدف بناتے رہے خوارج نے اہل سنت وجماعت کو کافر کہا. حضرت علی کی توہین کی. روافض

Marfat.com

نے اہل سنت وجماعت کے بزرگ رہنما یعنی صحابہ کرام پر تبرا کیا معتزلہ نے انہیں ایمان سے خارج کیا وہابیہ نے ان کو مشرک گردانا. دیابند نے ان کو گمراہ اور بدعتی قرار دیا لیکن اہل سنت وجماعت کا قافلہ ان تمام دشنام طرازیوں سے صرف نظر کر کے اپنا سفر طے کرتا رہا حتیٰ کہ اہل سنت وجماعت نے عمومی طور پر کسی فرقہ کی تکفیر نہیں کی۔

اہل سنت وجماعت نے سواد اعظم ہونے کے باوجود ہمیشہ وسعت ظرف سے کام لیا. دیگر اقلیتی فرقے ہر دور میں جب بھی کسی نہ کسی طرح مسند اقتدار پر پہنچے انہوں نے اہل سنت وجماعت کے مفاد کو نقصان پہنچایا پاکستان کی اکتیس سالہ تاریخ میں یہی کچھ ہوتا رہا ہے لیکن کیا اب بھی یونہی ہوتا رہے گا. اقلیت اکثریت پر حکومت کرتی رہے گی اور چند فرقے سواد اعظم پر مسلط ہوتے رہیں گے صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے برداشت کی بھی ایک مقدار ہوتی ہے. آخر کب تک اہل سنت وجماعت کا استحصال ہوتا رہے گا۔

اب وقت آگیا ہے کہ اہل سنت وجماعت کے ذمہ دار افراد تساہل اور چشم پوشی کے روایتی طریقہ کو چھوڑ کر میدان عمل میں آئیں اس زمانہ میں اپنے حقوق کے حصول کے لئے جنگ کرنا پڑتی ہے اور یہ جنگ اب ناگزیر ہوگئی ہے۔

اس ملک کی اکثریت اہل سنت وجماعت پر مشتمل ہے اور عدل وانصاف کا یہی تقاضہ ہے جن لوگوں کی اکثریت ہے حکومت اور قانون سازی کا منصب بھی انہیں کو حاصل ہونا چاہئے۔

چنانچہ مودودی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ:۔

قوانین ملکی کی تدوین کے سلسلے میں حق ترجیح اسی مسلک کو حاصل ہوگا جس کے حق میں اکثریت ہو اس لئے کہ یہی ایک قابل عمل صورت ہے۔

(رسائل مسائل ج ۲ ص ۴۲۰)

• اہل سنت وجماعت کے عنوان کی شرعی اور ملکی اور ملی حیثیت جاننے کے بعد اور اپنا مقام پہچاننے کے بعد اب ضروری ہو جاتا ہے کہ ملک کے تمام سنی حضرات اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز کردیں۔

مکتبہ اسلامیہ

محلہ میر جمال شاہ مینا بازار

پشاور شہر

Marfat.com

Marfat.com

اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

از

علامہ غلام رسول سعیدی

ضیاء الدین پبلیکیشنز
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی
فون: ۲۰۳۹۱۸

Marfat.com

اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

از

علامہ غلام رسول سعیدی

ضیاء الدین پبلیکیشنز
نزد شہید مسجد کھارادر کراچی
فون: ۲۰۳۹۱۸

Marfat.com

اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

مصنف

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی

باہتمام: سید شاہ تراب الحق قادری

برکاتی پبلشرز
۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر ۲

Marfat.com